اس کے چند طریقے ہیں ایک تو یہ کہ کسی پیر طریقت کے پاس جائے اور جو کچھ وہ کہے کرے۔ تو کبھی تو خود اُس پر اُسکے عیب ظاہر ہو جائیں گے اور کبھی شیخ مطلع کر دیگا۔

یہ طریقہ سب سے اولیٰ ہے لیکن اس دور میں ایسا شیخ ملنا نادر ہے۔

ایک اور طریقہ بھی ہے کہ کسی ایسے نیک آدمی کو اپنا دوست بنائے جو اس قسم کی باتوں سے آشنا ہو۔ اُس کے ساتھ رہا کرے۔ اور اُسے اپنا نگراں بنا دے کہ میرے حالات پر نگہ رکھ اور مجھے آگاہ کرتا رہ۔ اکابر ائمہ دین اسی طرح کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق فرمایا کرتے تھے۔ اللہ اُس شخص پر رحم کرے جو مجھے میرے عیوب پر مطلع کرے۔ آپ ہر کسی مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے عیوب کے بارے میں معلوم کرتے۔

ایک دفعہ آپ نے کچھ لوگوں سے اصرار کیا کہ میرے عیب بتاؤ۔ تو کسی نے کہا کہ سنا ہے آپ کے دسترخوان پر دو سالن جمع ہوتے ہیں اور یہ کہ آپ کے پاس دو کپڑے ہیں ایک دن کے لئے اور ایک رات کے لئے۔ حضرت عمر نے فرمایا اور کچھ کہا ''نہیں'' تو فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حضرت حذیفہؓ منافقوں کا علم رکھا کرتے تھے۔ یعنی ان کو یہ بصیرت تھی کہ پہچان جاتے کہ کون منافق ہے اور کون منافق نہیں ہے۔ یہ ان پر حضور ﷺ کا عطیہ تھا۔

ان سے بھی حضرت عمر پوچھتے ''اے حذیفہ کیا تم میرے اندر کوئی نفاق پاتے ہو۔ اللہ اکبر۔ اتنے بڑے جلیل القدر صحابی ہونے کے باوجود اپنے نفس پر کس قدر شبہ کی نظر ڈالتے تھے۔

اگر کوئی دوست نہ ملے تو حاسدوں کی باتیں غور سے سنو کیونکہ تمہارا ضرور کوئی نہ کوئی حاسد ہوگا۔ جو تمہارے عیوب پر نگاہ رکھتا ہوگا۔ اور بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہوگا۔ اس سے ضرور فائدہ

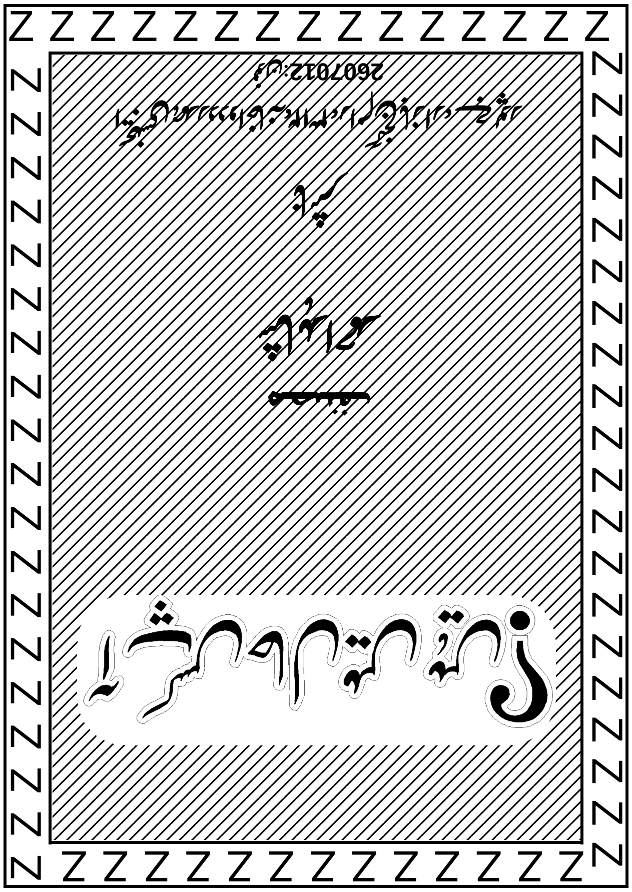

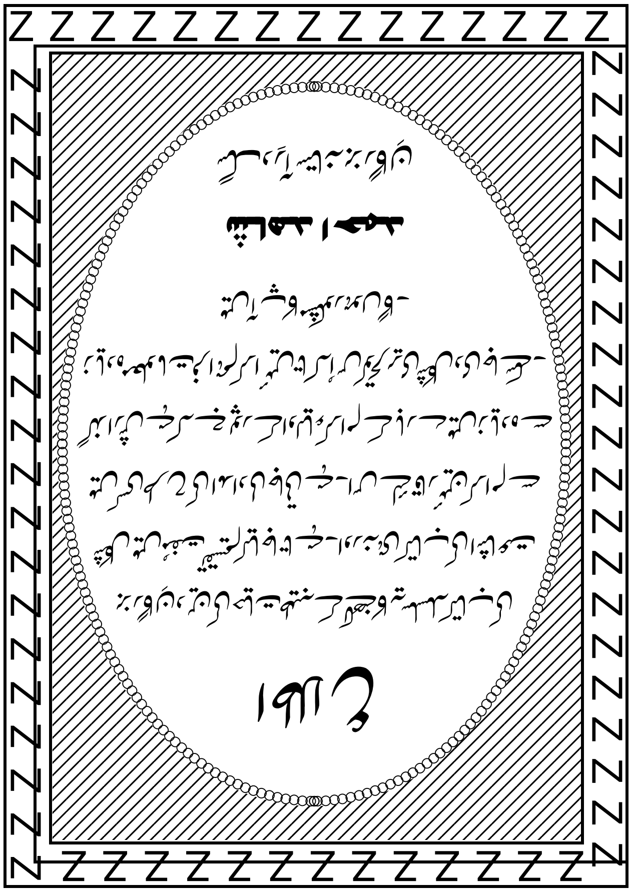

اٹھاؤ۔اور اگر کوئی شخص تمہیں تمہارے عیب پر مطلع کرے تو اُس پر غصّہ مت کرو۔کیونکہ تمہارے عیب تمہارے لیے سانپ بچھو ہیں۔ دنیا اور آخرت میں تمہیں ڈس لیں گے۔اس لئے اگر کوئی شخص تمہیں بتائے کہ تمہارے کپڑوں میں سانپ ہے وہ تمہیں کاٹ لیگا تو تمہیں اُس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔اگر تم عیب بتانے والے پر غصہ کرتے ہو تو یہ آخرت پر ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔اور اگر ممنون ہوتے ہو تو قوت ایمان کی دلیل ہے۔

اب ہمیں اپنے آپ پر غور کرنا ہوگا کہ ہمارا کیا حال ہے۔ جو طریقہ ہمارے سلف صالحین نے اپنایا وہ ہی طریقہ ہم بھی اپنائیں۔اور ایک دوسرے کے عیب پر مطلع ہوکر اپنے آپ کو عیبوں سے پاک کریں۔

ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔

''حلال روزی کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

مشائخ عظام کی روایتوں میں سے نقل ہے کہ کسی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔پوچھا کیا حال ہے۔کہنے لگے۔میری برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا تھا۔اور میں میزان پر کھڑا رو رہا تھا کہ ناگاہ ایک کپڑے کی تھیلی میرے نیک اعمال کے پلڑے میں آ کر گری۔جس سے میرا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگیا۔میں نے اس تھیلی کو اٹھا کر کھول کر دیکھا تو اُس میں مٹی تھی اور ایک پرچہ تھا جس پر لکھا تھا کہ فلاں وقت میں فلاں کے جنازے میں تو نے شرکت کی تھی اور اُس کی قبر کو مٹی دی تھی یہ وہی مٹی ہے۔(سبحان اللہ)

اپنے اندر چھپے ہوئے عیبوں کو پہچاننا بڑی مردانگی کی بات ہے اور اُن سے مطلع ہوکر ان کو دور کرنا فلاح پانا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اردہ کرتا ہے تو اسے اُس کے نفس کے عیوب پر بصیرت دیدیتا ہے۔

94608866130
500
2009ء

کہ کس حال میں ہو۔اس نے جواب دیا کہ اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو بغیر خرچ کے لمبے سفر پر روانہ ہو رہا ہو اور بغیر ساتھی کے اندھیری قبر میں جا رہا ہو۔اور بغیر کسی دلیل کے یا صفائی کے عدل و انصاف والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہو۔

حضرت حسان بن سنانؒ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں۔فرمایا۔اُس شخص کا کیا حال ہوگا جس کو مرنا ضروری ہے اور مر کر حساب کتاب کے لئے دوبارہ زندہ ہونا ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عمرو بن العاص کو تمنا تھی کہ انہیں خواب میں دیکھیں۔اس طرح بارہ سال گزر گئے۔آخر ایک رات انہوں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ پسینے سے شرابور چلے آ رہے ہیں۔پوچھا کہ حضرت آپ کس حال میں ہیں۔فرمایا کہ اب فراغت ملی ہے۔اگر اللہ کا کرم شامل نہ ہوتا تو عمر برباد ہو جاتا۔

کاہل انسان یہ سوچ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتا ہے کہ اس دور میں حلال کا ذریعہ ہے ہی کیا۔ایسا کرنا اور سوچنا جہالت ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا۔’’حلال واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان جو ہے وہ مشتبہ ہے‘‘

جس شخص نے چالیس دن رزق حلال کھایا۔اللہ اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔اور حکمت کے چشمے اُس کے دل سے زبان پر جاری کر دیتا ہے۔دوسری روایت میں ہے کہ اللہ اُس کو دنیا کی آلودگیوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

حضرت سعدؓ نے حضور اکرم سے درخواست کی آپ میرے مستجاب الدعوات ہونے کی دعا فرمائیں۔تو آپ نے فرمایا۔

’’حلال کھاؤ دعا قبول ہوگی۔‘‘

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت

اپنے ساتھیوں کے ساتھ غیر اسلامی ممالک کے دورے پر گئے۔ دشمن بہت قوی تھا۔حالات بہت خطرناک تھے۔انہوں نے ساری باتیں حضرت عمرؓ کو لکھیں۔

حضرت عمرؓ نے ان کو جواب میں لکھا۔میں تم کو اور تمہارے تمام ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ ہر حال میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔یہی تقویٰ دشمن کے خلاف سب سے بہتر ساز و سامان ہے اور یہی جنگ کا بہترین ہتھیار ہے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حالات خواہ کچھ ہوں ہمیں اپنی اسلامی روش قطعی نہیں بھولنی چاہیئے۔تاکہ اللہ کی نافرمانیوں سے بچیں۔

جو شخص جان بوجھ کر اپنے عیبوں پر نظر نہیں کرتا اس کا یہ عمل تکبر میں شمار ہوتا ہے۔تکبر کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد

’’آپ کس حال میں ہیں‘‘؟

ہمارے سلف صالحین جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو دنیا کا حال دریافت نہیں کرتے تھے بلکہ دین کا حال پوچھتے تھے

حضرت حاتم اصمؒ نے حامد تعاف سے فرمایا۔آپ کس حال میں ہیں انہوں نے کہا کہ سلامت و عافیت سے ہوں۔حضرت حاتم نے فرمایا۔سلامتی تو اُس وقت نصیب ہوگی۔جب پل صراط سے گزر جاؤ گے اور عافیت اُس وقت نصیب ہوگی جب بہشت میں پہنچ جاؤ گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جب لوگ پوچھتے کہ آپ کس حال میں ہیں تو آپ فرماتے کہ جس چیز میں میرا نفع ہے وہ میرے ہاتھ میں نہیں، جو چیز میرے لئے نقصان دہ ہے اُسے دفع

کرنا میرے بس میں نہیں ۔پس کوئی شخص مجھ سے زیادہ بیچارہ اور عاجز نہیں ہے۔میرا یہ حال ہے۔

حضرت ربیع بن خثیم سے پوچھا گیا آپ کس حال میں ہیں فرمایا۔ایک ضعیف اورگنہ گار انسان ہوں اپنی روزی کھا رہا ہوں اور اپنی موت کے انتظار میں ہوں۔

صحابی حضرت ابودرداؓ سے پوچھا گیا آپ کس حال میں ہیں فرمایا۔دوزخ کے عذاب سے بچ گیا تو ہی خیر ہے۔

حضرت اویس قرنیؒ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں آپ نے فرمایا۔اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو صبح کو نہیں جانتا کہ شام تک زندہ رہیگا یا نہیں ۔اور شام کو علم نہیں ہوتا کہ صبح تک زندہ رہنا نصیب ہوگا یا نہیں۔

حضرت مالک بن دینار سے لوگوں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے ۔فرمایا۔اُس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی عمر تو کم ہو رہی

ہو۔اور گناہ بڑھ رہے ہوں۔

حضرت حکیمیؒ سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا۔ روزی تو اللہ تعالیٰ کی کھاتا ہوں اور فرمانبرداری اُس کے دشمن ابلیس کی کرتا ہوں۔میرا تو یہ حال ہے۔

حضرت محمد واسع سے پوچھا گیا آپ کس حال میں ہیں تو فرمایا ۔اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو ہر دن ایک منزل آخرت کی طرف قریب ہوتا جا رہا ہو۔

حضرت حامدؒ سے لوگوں نے پوچھا آپ کس حال میں ہیں۔فرمایا، میں اس آرزو میں ہوں کہ کسی دن تو مجھے عافیت نصیب ہو۔لوگوں نے پوچھا کیا آپ عافیت میں نہیں ہیں ۔تو فرمایا۔کہ آرام اور عافیت میں وہ ہوتا ہے جو گناہ اور نافرمانی کے قریب بھی نہ جائے۔

ایک شخص سے اُس کی موت کے وقت لوگوں نے پوچھا

طرح بٹھادی ہے کہ آج کل ایمانداری کا زمانہ نہیں ہے۔اگر کوئی سچائی اور دیانت کے اصول برتے گا تو ضرور برباد ہو جائیگا۔اور دنیا میں فاقہ مستی اور خستہ حالی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تردید فرمادی ہے۔وہ فرماتا ہے کہ جو شخص بھی ایمان کے ساتھ نیک عمل کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہم اس کو پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے‘‘

بھائیوں ایمان اور عمل صالح اللہ کی بہترین نعمت ہے۔ ہمیں ہرگز اس نعمت کو نہیں چھوڑنا۔خواہ کچھ ہو جائے ہمیں راست بازی اور عملِ صالح کرتے رہنا ہے۔

خدا ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

المقدس پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہے۔جو رات دن آواز دیتا ہے کہ جو شخص حرام کھائیگا اس کی طرف سے فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں کیا جائیگا۔

آپ نے فرمایا ’’جو کوئی اس میں پرواہ نہیں کرتا کہ مال کس طرح کمایا تو اللہ بھی اُس کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس طرح جہنّم میں جا گرا،‘‘ آپ کا فرمان ہے۔جس نے دس درہم میں کپڑا خریدا اور اُس میں ایک درہم بھی حرام کا ہے تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر ہوگا۔اللہ اُس کی نماز قبول نہیں کرتا‘‘

بھائیوں دنیا کے ہر چاہنے والے کے کان میں شیطان نے یہ پھونک ماردی ہے کہ خداپرستی اور راست بازی کا طریقہ اختیار کرنے سے آدمی کی آخرت بنتی ہو تو بنتی ہو۔مگر دنیا ضرور بگڑ جاتی ہے۔اُس شیطان نے یہ بات ہمارے دلوں میں خوب اچھی

آپ کس حال میں هیں؟ شاهد احمد

آپ کس حال میں هیں؟ شاهد احمد

آپ کس حال میں هیں؟ شاهد احمد